افادات

محمد یونس قادری

ناشر: خانقاہ سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ بمقام جامع مسجد بابا حیدر شاہ۔ محلہ الہیار۔ ٹنڈو آدم۔ ضلع سانگھڑ۔ سندھ۔ پاکستان۔ 03023359863

فہرست

کلماتِ تشکر

فقیر تہہ دل سے شکر گزار ہے

جناب میاں نعیم الرحمن قادری صاحب

(گوجرانوالہ)

کا جنہوں نے اس انتہائی اہم موضوع کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی جس کی برکت سے یہ رسالہ وجود میں آیا۔

اور

جناب احمد حسین شاہ قادری صاحب

(کراچی)

کا جنہوں نے دن رات کی محنت سے اس رسالہ کی تخریج وترتیب کا کام سرانجام دیا۔

فقیر اللہ تعالی کی ذاتِ عالی سے دعا گو ہے کہ میرے ان دونوں محسنوں کو اپنی شان کے مطابق اپنے لامتناہی خزانوں سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ اپنے قرب ورضا کا کمال عطا فرمائے اور اپنے محبوب ومقربین بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

فقیر محمد یونس قادری عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین، وعلی آلہ وأصحابہ ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد!

یہ رسالہ ایک خاص ذکر کے حوالے سے ترتیب دیا گیا ہے جو اس قدر فضیلتوں کا حامل ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ان کے تمام فرشتے مع حاملینِ عرش اور خود نبی کریم ﷺ اور تمام عبادِ مُقرَّبین سب ہی کا یہ معمول ہے۔

چنانچہ دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کیوں نہ اپنے سالکین کو اس چھپے خزانے سے آگاہ کیا جائے تا کہ وہ بھی اس گوہرِ نایاب کو حرزِ جان بنالیں اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہو جائیں۔

یا اللہ پاک ہم آپ کی رحمتِ خاصّہ کے امیدوار ہیں کہ آپ ہماری اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت عطا فرما دیجیے، اس کی برکت سے ہمیں اپنی قرب ورضا ومعرفت عطا فرما دیجیے اور سالکین کے لیے دنیا وآخرت کی سعادت مندی کا ذریعہ بنا دیجیے۔ آمین بحرمت سید المرسلین ﷺ۔

احقر

فقیر محمد یونس قادری عفا اللہ عنہٗ

۱۰ صفر المظفر ۱۴۴۳ھ

۱۸ ستمبر ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ

قرآنِ کریم میں فرشتوں کی تسبیحات کا ذکر

۱/ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ مُؤْمِن آیت ۷

وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں، اور جو اس کے ارد گرد موجود ہیں، وہ سب اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں (کہ): "اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے، اس لئے جن لوگوں نے توبہ کر لی ہے، اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، ان کی بخشش فرما دے، اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

۲/ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلزُّمَر آیت ۷۵

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہوں گے، اور لوگوں کے درمیان برحق فیصلہ کر دیا جائے گا، اور کہنے والے کہیں گے: "تمام تر تعریف اللہ کی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے"۔

۳/ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۗ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ شُوْرٰی آیت ۵

ایسا لگتا ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں گے، اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں، اور زمین والوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ ہی ہے جو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

خلاصہ تفسیر

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالی نے فرشتوں کے ذکر کو مختصراً بیان فرمایا ہے جس کی تفصیل بہت ساری احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے کہ وہ کیا ذکر کرتے ہیں؟ کون سی تسبیح پڑھتے ہیں؟ پوری تفصیل سے ان کو احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

ان آیات میں بھی مختلف فرشتوں کی مختلف کیفیات بیان کی گئی ہیں

۱۔ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے جو اللہ کا عرش اٹھائے ہوئے ہیں۔

۲۔ وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ وہ فرشتے جو اللہ کے عرش کو گھیرے ہوئے ہیں (یعنی اس کے گرد حلقہ بنائے ہوئے ہیں)۔

۳۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ تمام فرشتے۔

یہ مختلف فرشتے چند کام کرتے ہیں

۱۔ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔

۲۔ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے ہیں۔

۳۔ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا تمام مؤمنین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۴۔ فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ اور خاص طور پر ان مؤمنین کے لئے استغفار کرتے ہیں جو توبہ تائب ہو کر صراطِ مستقیم اختیار کر چکے ہیں۔

۵۔ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ؕ اور تمام اہلِ زمین کے لئے (بالعموم) استغفار کرتے ہیں۔

ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ فرشتے ہر وقت اللہ تعالی کی حمد وثناء میں مشغول رہتے ہیں، اس کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہیں اور تمام مؤمنین، گناہگار مؤمنین، اور تمام اہلِ زمین کے لیے استغفار کرتے

رہتے ہیں۔

اب فرشتوں کی تسبیحات کیا ہیں؟ تو احادیثِ مبارکہ میں بہت ساری تسبیحات بیان ہوئی ہیں، لیکن چونکہ یہاں ہم ایک خاص تسبیح کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا ذیل میں اسی کے متعلق احادیث بیان کی جائیں گی۔

سلسلہ احادیث مبارکہ

اللہ تعالی خود اس تسبیح کو پڑھتے ہیں

۱/ لَمَّا أُسرِیَ بِالنَّبِیِّ ﷺ إِلَی السَّماءِ السَّابعةِ فقال له جبرائیلُ: رُوَیدًا رُوَیدًا فإنَّ ربَّك یُصَلِّي. قال: وما یقولُ؟ قال: یقولُ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

(الذھبی (ت ۷۴۸)، میزان الاعتدال ۴/۶۴)

۲/ [عن عطاء بن أبي رباح:] لمّا أسری بالنَّبِيِّ ﷺ إلى السَّماءِ السّابعةِ قالَ لَهُ جِبريلُ رويدًا فإنَّ ربَّكَ يصلِّي قالَ وَهوَ يُصلِّي؟ قال نعم قالَ وما يقولُ قالَ يقولُ سبُّوحٌ قدُّوسٌ ربُّ الملائِكةِ والرُّوحِ سبَقَت رحمَتي غضَبي.

(الألباني (ت ۱۴۲۰)، السلسلة الضعيفة ۱۳۸۴)

۳/ لَمّا أُسری بالنَّبِيِّ صلّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وسلَّمَ إلى السَّماءِ السّابعةِ قالَ لَهُ جبريلُ رُويدًا فإنَّ ربَّكَ يصلِّي قالَ وَهوَ يصلِّي؟ قال نعم قال وما يقولُ قالَ يقول سبُّوحٌ قدُّوسٌ ربُّ الملائِكةِ والرُّوحِ سبقت رحمتي غضبي.

الشوكاني (ت ۱۲۵۵)، الفوائد المجموعة ۴۴۴، رجاله ثقات، لكنه موقوف على عطاء، فلعله سمعه ممن لا يوثق به، وفي إسناده محمد بن يحيى الحفار.

ترجمہ

معراج کی رات جب نبی کریم ﷺ کو ساتویں آسمان پہ لے جایا گیا تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ٹھہر جائیے کہ آپ کا رب ذکر کر رہا ہے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا وہ کیا پڑھ رہے ہیں؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا وہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ○ پڑھ رہے ہیں

اگلی روایات میں ایک جملے کا اضافہ ہے کہ حق تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر حاوی ہے۔

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود نبی کریم ﷺ کو اس ذکر کی تعلیم فرما رہے ہیں کیونکہ اللہ کا پڑھنا بطورِ عبادت کے نہیں بلکہ بطورِ تعلیم کے ہے تا کہ اس ذکر کی افضلیت وخصوصیت میرے محبوب کو معلوم ہو جائے۔

ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ قدّوسی وسُبّوحی کو بیان فرما رہے ہیں۔

حاملین عرش اور دیگر فرشتوں کی تسبیح

[عن أبي هريرة:] أنَّ الناسَ إذا اهتَمُّوا لموقِفِهم في العَرَصاتِ تشَفَّعوا إلى ربِّهم بالأنبياءِ واحدًا واحدًا من آدمَ فمن بعدَه فكلُّهم يحيدُ عنها حتى ينتهوا إلى محمدٍ صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه فإذا جاؤوا إليه قال أنا لها أنا لها فيذهبُ فيسجدُ لله تحت العرشِ ويشفَعُ عند اللهِ في أن يأتيَ لفصلِ القضاءِ بين العبادِ

فيُشَفِّعَه اللهُ ويأتي في ظُلَلٍ من الغَمامِ بعد ما تنشقُّ السماءُ الدُّنيا وينزلُ من فيها من الملائكةِ ثم الثانيةُ ثم الثالثةُ إلى السابعةِ وينزلُ حَمَلَةُ العرشِ والكُروبيُّون قال وينزلُ الجبّارُ عزَّ وجلَّ في ظُلَلٍ من الغمامِ والملائكةُ ولهم زجَلٌ من تَسْبيحِهم يقولون سبحان ذي المُلْكِ والملَكوتِ سبحان ربِّ العرشِ ذي الجبَروتِ سبحانَ الحيِّ الذي لا يموتُ سبحان الذي يميتُ الخلائقَ ولا يموتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ربُّ الملائكةِ والرُّوحِ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ سبحانَ ربِّنا الأعلى سبحان ذي السلطانِ والعَظمةِ سبحانه أبدًا أبدًا (ابن کثیر (ت ۷۷۴)، تفسیر القرآن ۱/۳۶۲)

ترجمہ

یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں قیامت کے دن کے حالات اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا تذکرہ ہے جس میں حاملین عرش اور فرشتوں کی تسبیح کا حال کچھ یوں بیان کیا گیا ہے "اور نازل ہوں گے حاملین عرش اور فرشتوں کے تمام سردار اور نازل ہوں گے اللہ جبار عز وجل بادلوں کے سایے میں اور دیگر تمام فرشتے بھی نازل ہوں گے اور پوری فضا میں ان کی تسبیح سے ایک گونج پیدا ہوگی، اور وہ یہ پڑھ رہے ہوں گے: پاک ہے وہ ذات جو ملک اور عظیم الشان سلطنت و بادشاہت والا ہے، پاک ہے عرش کا پروردگار جو قدرت و طاقت والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوقات کو مارتا ہے اور خود اسے موت نہیں آتی، وہ ہر برائی سے بالکل پاک ہے (پاک و برتر)، عیوب و نقائص سے پاک ذات، تمام فرشتوں اور جبرئیل امین کا پروردگار ہے، عیوب و نقائص سے پاک ہے وہ ذات، عیوب و نقائص سے پاک ہے وہ ذات، پاک ہے ہمارا پروردگار جو بہت اعلیٰ ہے، پاک ہے وہ ذات جو سلطنت و عظمت والا ہے، پاک ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے"۔

[عن أنس بن مالك:] إنَّ للهِ تعالى بحرًا من نورٍ حولَه ملائكةٌ من نورٍ على خيلٍ من نورٍ بأيديهم حِرابٌ من نورٍ يُسبِّحونَ حولَ ذلك البحرِ سبحانَ ذى المُلكِ والملكوتِ سبحانَ ذى العزةِ والجبروتِ سبحانَ الحيِّ الذى لا يموتُ سبُّوحٌ قدوسٌ ربُّ الملائكةِ والروح فمن قالها فى يومٍ أو شهرٍ أو سنةٍ أو فى عُمرِه غفر اللهُ له ما تقدم من ذنبِه وما تأخرَ ولو كانت ذنوبُه مثلَ زبَدِ البحرِ أو مثلَ رملٍ عالجٍ أوْ فَرَّ مِنَ الزّحفِ (ابن عراق الكنانى (ت ۹۶۳)، تنزيه الشريعة ۳۲۶/۲ • فيه موسى بن الحجاج السمرقندى وعنه نصر بن إسماعيل بن النعمان وعن هذا على بن عامر النهاوندى ولم أعرفهم)

اللہ تعالی کا نور کا ایک سمندر ہے اس کے ارد گرد نور کے فرشتے ہیں نور کے گھوڑوں پر سوار ہیں ان کے ہاتھوں میں نور کے نیزے ہیں، وہ اس سمندر کے ارد گرد تسبیح کر رہے ہیں ”پاک ہے وہ ذات جو ملک اور عظیم الشان سلطنت و بادشاہت والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو عزت اور قدرت و طاقت والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، وہ ہر برائی سے بالکل پاک ہے (پاک و برتر)، عیوب و نقائص سے پاک ہے، تمام فرشتوں اور جبرئیل امین کا پروردگار ہے“۔

جو شخص یہ کلمات کہے دن میں یا مہینہ میں یا سال میں یا ساری زندگی میں ایک مرتبہ تو اللہ تعالی اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ٹیلوں کے برابر ہوں یا وہ میدانِ جنگ سے بھاگا ہوا ہو (کہ جس کی کوئی بخشش نہیں، اللہ اسے بھی معاف فرما دیتے ہیں)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسبیح

[عن عائشة أم المؤمنين:] سُئِلَ سَعيدٌ: ما يَقولُ الرَّجُلُ في رُكوعِه؟ فأخْبَرَنا عن قَتادةَ، عن مُطَرِّفِ بنِ عَبدِ اللهِ، عن عائِشةَ، أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ كان يقولُ في رُكوعِه وسُجودِه: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ المَلائكةِ والرُّوحِ.

شعيب الأرنؤوط (ت ١٤٣٨)، تخريج المسند ٢٦٢٩٣ • صحيح • أخرجه مسلم (٤٨٧)، وأبو داود (٨٧٢)، والنسائي (١١٣٤)، وأحمد (٢٦٢٩٣) واللفظ له • شرح رواية أخرى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ المَلائكةِ والرُّوحِ کہتے تھے۔

[عن أبي بن كعب:] كان رسولُ اللهِ ﷺ يوترُ بثلاثٍ: بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعْلَى، وقُلْ يا أَيُّها الْكافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، ويقنتُ قبلَ الركوعِ، فإذا سلَّمَ قال: سبحانَ الملكِ القدوسِ ثلاثَ مراتٍ، يَمُدُّ بِها صَوْتَه في الآخرةِ يقول: رَبُّ الملائكةِ والروحِ۔

أبو داود (ت ٢٧٥)، السنن الكبرى للبيهقي ٣/٤٠ • زيادة [ويقنت قبل الركوع] ضعيفة • شرح رواية أخرى

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعْلَى) پڑھتے تھے، دوسری رکعت میں سورۃ کافرون (قُلْ يا أَيُّها الْكافِرُونَ) اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے اور وتر پڑھ کر جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحانَ الملكِ القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز لمبی کرتے (یعنی قدوس کے لفظ کو ذرا

کھینچ کرلمبا کرکے ادا فرماتے) اور آخر میں ایک مرتبہ یہ کہتے رَبُّ الملائکۃِ والروحِ.

صحابہ اور نیک لوگوں کی تسبیح

[عن البراء بن عازب:] أتی رَسولَ اللهِ ﷺ رجلٌ يشكو إليه الوَحْشةَ. فقال: أَكْثِرْ من أن تقولَ: سُبحانَ المَلِكِ القُدُّوسِ رَبِّ الملائكةِ والرُّوحِ، جَلَّلَت السَّمواتُ والأرضُ بالعِزَّةِ والجَبَروتِ. فقالها الرَّجُلُ، فذَهَبت عنه الوَحْشةُ.

(ابن حجر العسقلانی (ت ۸۵۲)، الفتوحات الربانية ۳۱/۴ • غريب وسنده ضعيف • أخرجه الطبرانی (۲/۲۳) (۱۱۷۱)، والعقيلی فی "الضعفاء الكبير" (۲/۳۶)، وابن عساكر فی "تاريخ دمشق" (۴۳/۵۳۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ مجھے وحشت ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زیادہ (بکثرت) کہا کرو: سُبحانَ الْمَلِكِ القُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، جَلَّلَت السَّمواتُ والأرضُ بالعِزَّةِ والجَبَرُوتِ. پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے، تمام فرشتوں اور جبرئیل امین کا پروردگار ہے، تمام آسمان اور زمین اللہ کی عزت وجبروت سے ڈھک گئے۔

[عن أنس بن مالك:] من قال كلَّ يومٍ مرةً: "سبحان القائمِ الدائمِ، سبحان الحيِّ القيومِ، سبحان الحيِّ الذی لا يموتُ، سبحان اللهِ العظيمِ وبحمدِه، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، ربُّ الملائكةِ والروحِ، سبحان ربیَ العليِّ الأعلى، سبحانَه وتعالى". لم يَمُتْ حتى يرى مكانَه من الجنةِ، أو يُرى له. (الألبانی (ت ۱۴۲۰)، السلسلة الضعيفة ۶۲۹۳•)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ "جو شخص روزانہ ایک مرتبہ یہ کلمات کہے: "سبحان القائمِ الدائمِ، سبحان الحيِّ القيومِ، سبحان الحيِّ الذی لا يموتُ، سبحان اللهِ العظيمِ وبحمدِه، سبُّوحٌ قدُّوسٌ، ربُّ الملائكةِ والروحِ، سبحان ربی

العلیّ الأعلی، سبحانه وتعالی"، تو اس وقت تک اسے موت نہیں آئے گی جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے یا اسے دکھا نہ دیا جائے۔

صوفیائے کرام کے اقوال

(۱) سؤال: فی أوقات فراغی أو أثناء عملی أحیانا یخطر ببالی أنْ أردد سبوح قدوس رب الملائکة والروح، حتی وإن کنت أشعر بحزن أو غضب فجأة ینقلب حالی وأشعر بنشاط وطاقة إیجابیة لا أشعر بها من قبل. سؤالی: هل هناك سر فی هذا التسبیح؟

سوال: فارغ اوقات میں یا کبھی کام کے دوران بھی مجھے خیال آتا ہے کہ **سبوح قدوس رب الملائکة والروح** پڑھتا رہوں حتی کہ اگر میں غمگین ہوں یا غصہ میں ہوں تو فوراً میری حالت بدل جاتی ہے اور میں ایسی خوشی اور چستی محسوس کرتا ہوں جو اس سے پہلے مجھے محسوس نہیں ہوتی تو اب میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس تسبیح میں کوئی خاص راز ہے؟

الجواب: هناك تجلیات نورانیة رهیبة علی القلب والروح بسر أسمائه المقدسة سبوح قدوس رب الملائکة والروح، وبعضهم یعتبره لؤلؤة الأوراد الروحانیة، سبوح قدوس رب الملائکة والروح سر الأسرار والحصول علی روحانیة وخدام، سبوح قدوس رب الملائکة والروح فیه کشف الحجاب وفتح البصیرة و کشف الأرواح منامًا، فهی جوهرة الملائکة المبارکة، لکل شیئ تتمناه، أسرار وبرکات لا تعد ولا تحصی، سیُذهل هذا التسبیحُ من یتمنی الحصول علی روحانیة قویة ویتم عبر العمل التالی: سبوح قدوس رب

الملائكة والروح، ۲۱ مرة وسورة الإخلاص ۷ مرات بعد كل صلاة. وقبل النوم سبوح قدوس رب الملائكة والروح، ۸۱۸ مرة، و تختم بسورة الإخلاص ۱۱ مرة.

الشيخ الدكتور أبو الحارث۔

جواب: اللہ تعالی کے ان مقدس ناموں سبوح قدوس رب الملائكة والروح کے قلب اور روح پر بہت عظیم نورانی تجلیات ہیں اور بعض لوگ اس تسبیح کو تمام روحانی اذکار و اوراد کا ہیرا (جوہر) مانتے ہیں اور یہ ایک سربستہ راز ہے اس میں روحانیت اور روحانی خدام کا حصول بھی ہے اور کشف الحجاب (تیسری آنکھ/کشف کا کھلنا) بھی ہے اور بصیرت کا کھلنا اور نیند میں ارواح سے ملاقات اسی تسبیح کی برکت سے ہوتی ہے اور یہ فرشتوں کا مبارک ہیرا اور جوہر ہے اور یہ ہر اس مقصد کے لیے ہے جو آپ چاہیں اور اس میں اتنے اسرار و رموز اور برکات ہیں جو گنتی سے بھی باہر ہیں اور جو بہت زیادہ روحانی قوت حاصل کرنا چاہیں تو ان کو یہ ذکر حیران کر دیتی ہے اور یہ روحانی طاقت مندرجہ ذیل عمل کے ذریعے حاصل ہوگی۔ عمل یہ ہے

(۱) ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سبوح قدوس رب الملائكة والروح اور ۷ مرتبہ سورہ الاخلاص پڑھی جائے۔

(۲) نیند سے پہلے ۸۱۸ مرتبہ سبوح قدوس رب الملائكة والروح پڑھے اور آخر میں ۱۱ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے۔ (بحوالہ الشیخ الدکتور ابو الحارث (بتغییر بسیط)

(۲) سبوح قدوس...... اجعل هذا الاسم في وردك اليومي

يقول المولى عز وجل في كتابه الكريم: »وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. (الأعراف:180).

للمولى عز وجل العديد من أسماء الحسنى، ومنها »قدوس سبوح«، فقد ثبت في

صحيح مسلم وغيره عن أم المؤمنين عائشة رضى الله عنها: أن النبى الأكرم صلى الله عليه وسلم كان يقول فى ركوعه وسجوده: »سبوح قدوس رب الملائكة والروح«.اجعلها ذكرك اليومى إذا كان التلفظ بأسماء الله الحسنى يفتح الأبواب المغلقة أمامك، فلما لا تجعلها من ذكرك اليومى؟!.. فما الذى يضيرك إن حافظت على ترديد كلمة (سبوح قدوس) طالما تعلم مدى عظمتها وقدرتها على أن يتقبلك الله ويستجيب لك!..فسبوح هو الله عز وجل والمراد بالسبوح القدوس، المسبح المقدس، فكأنه يقول: مسبح مقدس رب الملائكة والروح، المبرأ من أى نقص أو شريك، والمطهر من كل ما لا يليق بالخالق.قال تعالى: »تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا « (الإسراء:44). كأنه المطلوب منا أن نسبحه آناء الليل وأطراف النهار، وبما أنه لا يمكن لأحد أن يفعل ذلك، فالأيسر أن تردد بشكل يومى سبوح قدوس رب الملائكة والروح، كأنك تثنى عليه سبحانه، ثم تسأله مسألتك.

وفى ترديد هذا التسبيح طهارة الفم كما أن معنى سبوح قدوس تطهير المولى عز وجل من أى نقائص، فأنت أيضًا حين ترددها كأنك تطهر فمك من أى نقائص أى تصرفات شائنة، فيظل فمك دائمًا أبدًا نظيفًا طاهرًا، فضلاً عن أنه معلق طوال الوقت بالله عز وجل.كل هذه الأفضال، تتلاقى مع الدعوات الربانية فى القرآن الكريم بضرورة وأهمية التسبيح لله تعالى طوال الوقت. قال تعالى: »يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا * وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

» (الأحزاب: 42،41)، وما ذلك إلا لأن التسبيح يزيل كل الهموم من القلوب. قال سبحانه: » وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ * فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ « (الحجر: 98،97). بقلم | عمر نبيل |

(۲) اللہ تعالیٰ کے اس مبارک نام سبوح قدوس.....کو اپنا روزانہ کا معمول بنائیں

اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے اور اسمائے حُسنیٰ (اچھے اچھے نام) اللہ ہی کے ہیں، لہذا اُس کو انہی ناموں سے پکارو اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اس کے ناموں میں ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ جو کچھ کر رہے ہیں، اُس کا بدلہ اُنہیں دیا جائے گا۔ (الاعراف ۱۸۰)

اللہ تعالیٰ کے بہت سارے پیارے پیارے نام ہیں جن میں سے قدوس اور سبوح بھی ہیں اور صحیح مسلم اور اس کے علاوہ دیگر کتابوں میں بھی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھا کرتے تھے۔ لہذا اس تسبیح کو اپنا روزمرہ کا معمول بناؤ جب اللہ کے پیارے ناموں کا پڑھنا آپ کے لیے بند دروازوں کو کھولتا ہے تو کیوں آپ اس کو اپنا روزانہ کا معمول نہیں بناتے؟! آپ کا کیا حرج ہو جائے گا اگر آپ اللہ کے ان مبارک ناموں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ کو اپنا ورد بنا لیں جبکہ آپ کو ان کی عظمت و قدرت کا اندازہ بھی ہے۔ تاکہ اللہ آپ کو قبول فرما لے اور آپ کی دعاؤں کو سن لے۔ سو سبوح وہی اللہ ہے اور سبوح قدوس سے مراد مسبح مقدس ہے گویا کہ وہ سبوح قدوس کے بجائے مسبح مقدس رب الملائکۃ والروح کہہ رہا ہے یعنی وہ ذات جو ہر قسم کی کمی کوتاہی اور ہر قسم کے شریک سے پاک ہے اور ان تمام چیزوں اور عیوب سے بھی پاک ہے جو خالق کے شایانِ شان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے ساتوں آسمان اور زمین اور ان کی ساری مخلوقات اس کی پاکی بیان کرتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو لیکن تم لوگ اس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا بردبار،

بہت معاف کرنے والا ہے۔

گویا کہ ہم سے یہ مطالبہ ہے کہ ہم دن رات میں ہر وقت اللہ کی تسبیح بیان کریں لیکن چونکہ یہ کسی کے لیے ممکن نہیں کہ چوبیس گھنٹے ہر وقت اللہ کا ذکر کرے تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر اس تسبیح کو اپنا معمول بنالیں، گویا کہ پہلے آپ اللہ سبحانہ وتعالی کی تعریف کرتے ہیں پھر اس سے اپنی مراد مانگتے ہیں اور اس تسبیح کے مسلسل پڑھتے رہنے سے آدمی کا منہ پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ سبوح قدوس کا معنی ہے کہ اللہ عز وجل تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے تو آپ بھی جب اس کو بار بار پڑھیں گے تو گویا کہ آپ بھی اپنے منہ کو پاک کررہے ہیں تمام نقائص اور بری باتوں سے تو آپ کا منہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پاک صاف ہوجائے گا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ کا منہ ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے گا۔ اور یہ تمام فضیلتیں ملتی ہیں قرآن کریم میں مذکور اللہ کی دعاؤں کے ساتھ اس بات کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر کہ ہر وقت اللہ کی تسبیح بیان کرنی چاہیے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرو۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ تسبیح دلوں سے سارے غموں کو ختم کردیتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے: یقیناً ہم جانتے ہیں کہ جو باتیں یہ بناتے ہیں ان سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے تو (اس کا علاج یہ ہے کہ) تم اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو اور سجدہ بجالانے والوں میں شامل رہو۔

(۳) مراقبہ کشف ارواح وملائکہ

کشف ارواح اور کشفِ ملائکہ کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں کندھے پر **سُبُّوحٌ**، بائیں کندھے پر **قُدُّوسٌ**، آسمان کی طرف منہ کرکے **رَبُّ الْمَلَائِكَةِ** اور اپنے قلب کی طرف منہ کرکے **وَالرُّوحِ** کی ضرب لگائے، اسی ترتیب پر ایک ہزار ضربیں لگائے یعنی ایک ہزار مرتبہ پڑھے، تو اللہ کے فضل وکرم سے اس کو اس کا مقصود حاصل ہوجائے گا یعنی وہ جس روح یا جس فرشتے سے ملاقات کرنا چاہے یا اس سے کچھ پوچھنا چاہے تو اس سے ملاقات بھی ہوجائے گی اور اس سے بات چیت بھی کرسکے گا۔ (کلیات امدادیہ)

(۴) کشف قبور

کشف قبور کا طریقہ یہ ہے کہ کسی قبر پر بیٹھ کر آنکھیں بند کرلے اور صاحب قبر کی طرف متوجہ ہو کر سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتا رہے یہاں تک کہ صاحب قبر سے بات ہو جائے، اگر اس وقت بات نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں، رات کو خواب میں اس شخص کی زیارت ہو جائے گی اور جو کچھ پوچھنا ہو یا معلوم کرنا ہو تو کرلے۔

نوٹ

یہ بات یاد رکھیں کہ مشاہدات کا تعلق زیادہ تر بندے کی اپنے روحانیت پر منحصر ہے، بعض اوقات تو قبر پر ہی مشاہدہ ہو جاتا ہے اور اسی وقت اس کا حال احوال معلوم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات خواب میں زیارت ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ مسلسل کرتے رہنے سے پھر قبر پر ہی بات ہو جاتی ہے۔

(از افادات: فقیر سید احمد حسین قادری)

(۵) مراقبہ کی برکات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک ساعت کا غور وفکر ساٹھ (۶۰) سال کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرت عامر بن عبد قیس فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام سے سنا ہے ایک دو سے نہیں (بلکہ ان سے زیادہ سے سنا ہے) کہ ایمان کی روشنی اور ایمان کا نور غور وفکر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ساعت کا غور تمام رات کی عبادت سے افضل ہے۔

اسی غور وفکر کو صوفیہ مراقبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ (فضائل ذکر ص:۵۱)

علامہ لاہوتی پراسراری اپنے کالم میں ایک جن کا واقعہ لکھتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ دہلی کے لال قلعہ

میں بیٹھا بادشاہوں کے مناظر دیکھ رہا تھا۔ یہ دور شہنشاہ شاہ جہان کا دور تھا۔ اچانک اس کی نظر پڑی کہ جنات کا ایک بہت بڑا گروہ آیا ہے۔ وہ حیران ہوا کہ یہ لوگ کیا کرنے آئے ہیں؟ پھر خیال آیا کہ جیسے میں آیا ہوں یہ بھی ایسے ہی آئے ہیں۔ لیکن وہ سب آتے ہی اکٹھے ہو گئے اور ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر انہوں نے زور زور سے کچھ پڑھنا شروع کر دیا وہ حیران بیٹھا یہ ساری باتیں سن اور دیکھ رہا تھا کہ آخر یہ کیا پڑھ رہے ہیں؟

وہ سوچنے لگا کہ ان کا یہ پڑھنا کس لیے ہوگا؟ تھوڑی دیر پڑھتے رہے پھر ان کے پڑھنے سے ایک کالا دھواں اٹھا اور دھواں اُٹھتے ہی وہ ایک ہیبت ناک شکل اختیار کر کے بادشاہ کی خواب گاہ کی طرف بڑھا لیکن عین اسی وقت بادشاہ کی خواب گاہ کی جانب سے ایک اور دھواں اٹھا جو سفید اور دودھیا تھا اس نے آ کر اس دھوئیں کو گھیر لیا اب وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یہ کالا دھواں اس دھوئیں سے الجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ دودھیا دھواں اس کو کسی طرح بادشاہ کی خواب گاہ کی جانب جانے کا موقع نہیں دے رہا تھا۔ بہت دیر تک یہ کشمکش ہوتی رہی آخر کار یہ کالا دھواں اس سفید دھوئیں کے سامنے بے بس ہو گیا اور تھوڑی ہی دیر میں ایسے ہوا جیسے کوئی راکھ اوپر سے گرتی ہے اور وہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ جب جنات کی اُس جماعت نے یہ دیکھا تو وہ چیختے چلاتے ہوئے بھاگے۔

ان میں سے ایک جن جو پیچھے رہ گیا وہ اس کے پیچھے بھاگا اور پوچھا کیا بات ہے؟ بھاگنے والا جن کہنے لگا کہ ایک بہت بڑے طاقتور عامل نے بادشاہ پر ایک سخت ترین جادو کیا تھا۔ اگر یہ جادو پورا ہو جاتا تو بادشاہ کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا۔ گوشت پانی بن جاتا۔ بہت سخت جادو تھا۔ لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ بادشاہ کوئی کلام پڑھتا ہے اور کوئی ایسی چیز بادشاہ کے زیر مطالعہ ہے یا زیر ورد ہے جس سے اس پر اتنا بڑا جادو نہیں ہو سکا۔

معلوم کرنے والا جن کہنے لگا کہ مجھے تجسس ہوا کہ میں بادشاہ کی تحقیق کروں کہ بادشاہ کون سا ایسا ورد کرتا

ہے جس سے وہ اتنے بڑے اور خطرناک جادو سے بچ گیا۔وہ بادشاہ کی خواب گاہ میں گیا تو دیکھا کہ بادشاہ سو رہا تھارات کاوقت تھا۔وہ اس تجسس میں رہا آخر یہ کیا کرتا ہے؟ تہجد کے وقت بادشاہ اٹھا اس نے وضو کیا اور وہ چونکہ کچھ عرصہ اس کے پاس رہا تو بعض اوقات وہ اٹھ کر غسل کرتا تھا اور کبھی وضو کرتا تھا۔اس نے وضو کیا اور وضو کرنے کے بعد اس نے تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد وہ مراقبہ کرنے بیٹھا تو اس کے قریب جا کر محسوس کیا کہ وہ مراقبہ میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ○ کو بار بار دھرا رہا تھا اسے حیرت ہوئی کہ آخر اس وظیفے کی تاثیر کیا ہوگی۔اس کا مراقبہ بہت دیر تک تھا اس جن نے دیکھا کہ وہ جس طرح مراقبہ کر رہا تھا اس کے اور آسمان کے درمیان ایک دودھیا رنگ کا سفید دھواں جو یقیناً نور تھا اس کا تانتا بندھ گیا اور وہ جیسے جیسے مراقبہ کرتا رہا وہ دھواں بڑھتا رہا۔مراقبہ کے بعد بادشاہ ذکرواذکار میں مشغول ہوگیا۔اسے تجسس ہوا کہ آخر اس ورد میں کیا طاقت ہے؟!

اسی تجسس میں وہ جن وہاں سے اٹھا اور جنات کے ایک بہت بڑے بزرگ کے پاس گیا اور یہ سارا واقعہ بیان کیا تو وہ مسکرادیئے اور فرمانے لگے کہ وہ کالا جادو تھا اور کالے جادو کے ذریعے بھیجی ہوئی جنات کی جماعت تھی اور جو کچھ تم نے دیکھا سوفیصد صحیح دیکھا۔اس جنات کی جماعت نے بادشاہ کو قتل کرنا چاہا لیکن وہ بادشاہ کے قتل سے عاجز آگئے اس کی وجہ یہی وردتھا۔پھر فرمانے لگے کہ میں صدیوں سے اس ورد کا مراقبہ کر رہا ہوں جو روزانہ یہ مراقبہ کرے گا چاہے تھوڑی دیر کرے یا زیادہ کرے جتنا گُڑ ڈالے گا اتنا میٹھا ہوگا۔وہ اس مراقبے کے بے شمار اور حیرت انگیز کمالات پائے گا۔ پوری دنیا سے بے نیاز ہو کر آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں اس ورد کو اس انداز سے پڑھنا کہ زبان نہ پڑھے دل پڑھے اور اگر زبان حرکت میں آئے تو اس کو تالو سے لگالیں یا دانتوں کے نیچے دبادیں۔

مراقبے کے حیرت انگیز کمالات

یہ ورد مستقل پڑھیں اور دل ہی دل میں اس کو دہرائیں۔ چند دنوں میں اندر نورانیت پیدا ہوگی،

روحانیت پیدا ہوگی اور ارد گرد نور کا ایک ہالہ ہوگا۔ نور کی ایک دیوار ہوگی اور نور کا ایک سمندر ہوگا۔ اور ایسا نور کا سمندر ہوگا کہ خود اس کو پتہ نہیں ہوگا اور ہر جادو، ہر جناتی طاقت اس سے دور ہوگی۔ اس کی زندگی میں سرور ہوگا، سکون ہوگا، راحت ہوگی، برکت ہوگی، عزت ہوگی، عافیت ہوگی۔ اس کے ہر کام چشم زدن میں بن جائیں گے۔ اس کی ہر مشکل، ہر پریشانی دور ہوجائیگی۔ اگر یہ مزید اس کی مشق کرے گا تو کچھ عرصے کے بعد اس کو کشف شروع ہوگا۔ ہر شخص کے دل کی دنیا پڑھ لے گا اور قبروں کی دنیا پڑھ لے گا۔ جانوروں کی بولیاں سمجھ لے گا۔ کائنات کے ذرے ذرے کو دیکھ لے گا۔ کائنات کے اوپر نیچے کیا ہے اس کی نظروں کے سامنے آجائیں گے۔ زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانے اس پر ظاہر ہوجائیں گے۔ جانوروں کی بولیاں سمجھ لے گا پرندوں کی بولیاں سمجھ لے گا۔ پتھر کیا ذکر کرتے ہیں اس کو سمجھ آجائے گی۔ مٹی کیا بولتی ہے اس کو سمجھ آجائے گی۔ مختلف چیزیں، مختلف نظام کہاں کہاں ذکر کرتے ہیں ہر چیز اس کو سمجھ آجائے گی۔ اس کی دل کی دنیا آباد ہوگی۔ اس کی روح کی دنیا آباد ہوگی۔ اس کے اندر کی دنیا آباد ہوگی۔ ہر وقت اس کا دل اس کی روح سو فیصد زندہ و تابندہ رہے گی۔ اور وہ کائنات کے راز اس کو ملیں گے جو اس نے کبھی سوچے نہیں ہوں گے۔ وہ جن بزرگ فرمانے لگے کہ میں یہ راز بہت کم لوگوں کو آج تک بتا سکا ہوں لیکن تم میرے دوست کے بیٹے ہو اس لیے میں نے تمہیں بتایا۔

سمندر کے بے شمار خزانوں کی سیر

وہ جن کہنے لگا کہ پھر میں نے بھی یہ ورد یعنی اسی وظیفے کو مراقبے کی حالت میں کرنا شروع کر دیا۔ توجہ سے چند ماہ کرتا رہا چند ماہ کرتے کرتے مجھ پر سب سے پہلے کائنات کا جو راز کھلا وہ یہ کھلا کہ زمین کے نیچے کے خزانے میرے سامنے آگئے اور کائنات کی چابیاں مجھے نظر آنا شروع ہوگئیں۔ ایک دفعہ میں سمندر کے کنارے بیٹھا یہ پڑھ رہا تھا میرے سامنے سمندر ایسے ہوگیا جیسے شیشہ ہے۔ اور سمندر کی تہہ تک کی ہر

مخلوق اورسمندر کی تہہ تک کی ہر کہانی میری آنکھوں کے سامنے سوفیصد شیشے کی طرح آ گئی۔ پھر میرے جی میں آیا کہ میں سمندر میں اتر جاؤں تو میں نے سوچا کہ ویسے تو میں سمندر میں اتر سکتا ہوں لیکن اگر کوئی انسان یہ وظیفہ پڑھے تو پھر کیا ہو گا؟

میں نے انسان کی شکل اختیار کی اور یہی وظیفہ مستقل پڑھا کیونکہ میں نے کئی ماہ سے اس وظیفے کو گھنٹوں مراقبے کی حالت میں پڑھا تھا اس کی تاثیر لے چکا تھا۔ اس لیے میں سمندر میں گیا تو میرے نہ ہاتھ پاؤں بھیگے اور نہ جسم۔ سمندر کا پانی مجھے جگہ دیتا گیا اور میں سمندر کے بے شمار خزانوں کی سیر کرتا گیا۔

ہمیشہ دل زندہ رکھنے کا وظیفہ

وہ جن کہنے لگا کہ پھر مجھے یاد آیا کہ ایک بہت بڑے انسان عامل بزرگ ہیں جو کہ ایک مسجد میں گوشہ نشین ہیں بہت لمبی عمر ہے کیوں نا ان کے سامنے جا کر اس راز کو بیان کروں یقیناً ان کا بھی تجربہ ضرور ہو گا!

میں ان کے سامنے ایک دفعہ گیا تو وہ دوپہر کا قیلولہ فرما رہے تھے۔ میں قریب بیٹھا۔ جب قیلولہ فرما لیا تو میں نے انسانی شکل اختیار کی ان کو سلام کیا اور اپنا تعارف کروایا کہ میں ایک جن ہوں اور آپ کی زیارت کرنے آیا ہوں۔ پھر ان کے سامنے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ○ کا اپنا تجربہ بیان کیا۔ اس بزرگ نے اپنا تجربہ بیان کیا جن کو میں ملنے گیا۔ پھر بادشاہ کا میں نے تجربہ بیان کیا۔ کالے جادو کا حملہ اور پھر اس ورد کی برکت سے بادشاہ کا بچنا یہ سب بیان کیا اور میں نے یہاں تک بیان کیا کہ بادشاہ کو خبر ہی نہیں تھی کہ اس پر کتنا طاقتور حملہ ہوا لیکن اس مراقبے کے ورد نے بادشاہ کی کیسی حفاظت کی تو وہ انسان جو مسجد میں گوشہ نشین تھے فرمانے لگے میرے اس کے بارے میں کئی تجربات ہیں۔ ایک تجربہ تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دل کبھی مردہ نہیں ہوتا اور انسان گناہوں سے ایسے بچتا ہے جیسے کوئی طاقت اسے بچا رہی ہو۔

ولایت کا اعلیٰ تاج چاہنے والے پڑھیں

وہ بزرگ فرمانے لگے کہ جیسے کالے جادو کا دھواں اور کالے جادو کی طاقتور ترین قوت سے بادشاہ کو بچایا اور اس طرح بچایا کہ خبر بھی نہ ہوئی اسی طرح کالی دنیا اور کالے کرتوت اور کالے اعمال اور کالی گندگی سے وہ طاقت انسان کو ایسے ہی بچائے گی اور انسان کو پتہ بھی نہ چلے گا اور انسان گناہوں کی زندگی سے سوفیصد بچ جائے گا۔ وہ مسجد میں گوشہ نشین بزرگ فرمانے لگے کہ میں نے اپنی زندگی میں بہت تجربے کیے جو ولایت کا اعلیٰ تاج پہننا چاہتا ہے وہ اس مراقبے کو بہت زیادہ کرے جو بزرگی کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس مراقبے پر محنت کرے جو حیرت انگیز طور پر تجربات چاہتا ہے وہ اس مراقبے پر اور زیادہ توجہ کرے۔

مراقبے کی برکت سے ہر طرح کے گناہ چھوٹ جائیں اور صحت بھی ملے

وہ بزرگ فرمانے لگے ایسے ایسے لوگ میرے پاس آئے جن سے گناہ نہیں چھوٹتے تھے۔ گناہ والی زندگی نہیں چھوٹتی تھی اور وہ خود عاجز آچکے تھے میں نے انہیں یہی مراقبہ بتایا اور ہمت سے کرنے کو کہا انہوں نے وہ مراقبہ ہمت سے کیا اور جب ہمت سے کیا تو ان کو حیرت انگیز طور پر گناہوں سے نجات ملی اور بزرگی مل گئی۔ فرمانے لگے کہ میرے قریب میں ایک صاحب رہتے ہیں اب تو ان کو بہت زیادہ کشف ہوتا ہے ایک وقت یہ تھا کہ وہ ہر وقت گناہوں اور ذلت اور ظلمت میں ڈوبے رہتے تھے اور اتنا گناہوں میں ڈوبے رہتے تھے کہ کوئی وقت ایسا نہیں تھا کہ جب وہ شراب کے نشے میں نہ ہوں لیکن اب عالم یہ ہے کہ وہ ہر وقت نیکی، تعلق مع اللہ، عبادت، تسبیح، ذکر اور اعمال میں لگے رہتے ہیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی کائنات کے راز و نیاز، اسرار و رموز اور کائنات کی چیزیں ان کے سامنے کھل جاتی ہے۔ ان کا جسم ہر وقت روئی کی طرح نرم رہتا ہے۔ ان کی صحت بہترین ہے۔ پھر آگے خود ہی فرمانے لگے جس کو کوئی بھی جسمانی روگ یا تکلیف ہو اور وہ چاہتا ہے کہ میرا جسمانی مسئلہ حل ہوجائے وہ اس مراقبے کو اس ورد کے ساتھ

پڑھتے ہوئے کرے لیکن پڑھے دل سے۔کوشش کرے خوشبو لگا کر بیٹھے جگہ اور وقت مقرر کر لے تو بہتر ہے۔مراقبے کو توجہ اور دھیان سے کرے۔

غیبی شفاء،غیبی صحت،غیبی تندرستی

وہ بزرگ فرمانے لگے کہ یہ مراقبہ ایسا مراقبہ ہے کہ اس کے اندر روح کی بالیدگی ہوتی ہے۔اس کے اندر صحت ہوتی ہے۔اس کے اندر تندرستی ہے۔لاعلاج بیماریوں کا علاج ہے۔صحت مندی کا راز ہے۔جس نے بھی کیا اس نے صحت پائی۔جس نے بھی کیا اس نے شفاء پائی۔جس نے بھی کیا اس نے راحت پائی۔ایسے ایسے لاعلاج مریض جن کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا تھا اور وہ گھر میں پڑے سسک رہے تھے جب انہوں نے یہ مراقبہ شروع کیا انہیں غیبی شفاء ملی۔غیبی صحت ملی۔غیبی تندرستی اور شفاء ایسی ملی کہ ان کو دیکھنے والے خود حیرت انگیز طور پر حیران ہو گئے۔

جس سے چاہتا حدیث پوچھ لیتا

مسجد کے گوشہ نشین بزرگ مزید بولے کہ ایک انوکھا راز اس ورد کا اور بتاؤں آپ اس کو کچھ عرصہ مراقبے کی حالت میں کرتے رہیں۔جب اس کی تاثیر پیدا ہوگی تو کسی بھی قبر پر جا کر تھوڑی دیر مراقبہ کریں گے تو صاحب قبر سے ہر قسم کی گفتگو کر سکتے ہیں جو اس سے پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔فرمانے لگے کہ ایک عالم تھے وہ مجھ سے کہنے لگے کہ مجھے کوئی ایسا ورد بتائیں کہ میں حدیث پڑھاتا ہوں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میں خود ایسے بندے سے حدیث سیکھوں جس نے حدیث کا بہت بڑا علم اپنے پاس رکھا ہو اور وہ فوت ہوگیا ہو۔میں نے ان سے کہا کہ یہی وظیفہ مراقبے کی حالت میں کریں۔انھوں نے مراقبے کی حالت میں یہی ورد،یہی وظیفہ کیا اور کرتے رہے۔اب وہ جس محدث سے چاہتے ہیں حدیث پوچھ لیتے ہیں۔

تیر بہدف وظیفہ

مسجد کے گوشہ نشین بزرگ فرمانے لگے کہ پچھلے دنوں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا میرے والد بہت بڑے کاریگر تھے، باریک چیزوں کے مکینک تھے۔ میں غفلت میں رہا اور ان سے وہ فن حاصل نہ کرسکا تو میں چاہتا ہوں کہ میں ان سے وہ فن حاصل کروں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہی مراقبہ کرو اور بہت عرصہ کرتے رہو۔ پھر جب ان کی قبر پر جا کر کرو گے تو جو چیز پوچھنا چاہو گے وہ تمہیں سب کچھ بتادیں گے۔ اس نے مراقبہ کیا، محنت کی، قبر پر گیا تو کچھ حاصل نہ ہوا۔ پھر میرے پاس آیا میں نے کہا یہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ تمہارے کرنے میں کمی ہے۔ اس کو توجہ سے کرو۔ وہ پھر توجہ سے کرنے لگ گیا۔ اس نے پھر کیا لیکن پھر اس کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ پھر میرے پاس آیا میں نے اسے تاکید کی کہ تیرے کرنے میں کمی ہے۔ آخر تیسری۔ چوتھی دفعہ اس نے محنت کی۔ کرتے کرتے اب اسے وہ فن حاصل ہوگیا ہے اور وہ جب بھی جاتا ہے والد سے ہر چیز پوچھتا ہے اور جو چیز وہ اسے بتاتا ہے وہ صحیح ہوتی ہے اور اسے وہ فن ایسا حاصل ہوا ہے کہ اب وہ بہت بڑا کاریگر بن گیا ہے اور کاریگری اب اس کے سامنے ایسے ہے کہ باکمال۔ یعنی جو فن اس کے والد نے 80،90 سال کی عمر تک پایا تھا وہ 35،36 سال کی عمر میں اس نے حاصل کرلیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس مراقبے پر محنت کی اور اس مراقبے پر جان ماری۔ بہت عرصہ اس مراقبے پر محنت کرتا رہا، کرتا رہا پھر جب جا کر اس نے قبر پر یہ مراقبہ کیا تو قبر والوں کے حالات سارے اس پر کھل گئے۔ (ماہنامہ عبقری ستمبر ۲۰۱۳ء)

وظیفہ کرنے کا طریقہ

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ ○ اس وظیفہ کو اگر اپنا معمول بنا لیا جائے یعنی روزانہ کم از کم گیارہ سو مرتبہ اسے پڑھ لیا جائے (دن میں کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں لیکن) اگر

رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیا جائے تو روحانیت کے بہت سارے اسرار و رموز اور اس عمل کی برکات اس بندے پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ پہلے اس وظیفہ کو نوچندی جمعرات (یعنی اسلامی مہینے کی ۱۳ تاریخ تک کی کسی بھی جمعرات) سے پڑھنا شروع کیا جائے (اس کو عروج ماہ کہتے ہیں) اور سوا لاکھ مرتبہ پورا کر لیا جائے پھر اس کے بعد اس کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھا جائے تو اس میں بہ نسبت پہلے عمل کے سالک کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ خاص طور پر یہ بات یاد رکھیں کہ بعض سالکین کی طبیعت بہت سخت ہوتی ہے کہ ان پر روحانیت کے اسرار و رموز اور عمل کی برکات جلدی ظاہر نہیں ہوتیں، لہذا ایسے سالکین کو چاہیے کہ مایوس ہوئے بغیر مسلسل محنت کرتے رہیں یعنی ایک مرتبہ سوا لاکھ کیا، کچھ ظاہر نہیں ہوا، تو دوبارہ سوا لاکھ کر لیں، پھر بھی نہیں کھلا، تو تیسری مرتبہ کر لیں، پھر چوتھی مرتبہ کر لیں، اس عمل کو اس قدر دوہرائیں کہ ان پر روحانیت کے راز کھلنا شروع ہو جائیں اور وہ اپنے اندر اس عمل کی برکات کو محسوس کرنا شروع کریں۔

شرائط اعمال

چند امور ایسے ہیں کہ اگر ان کا اہتمام کر لیا جائے تو اعمال کی برکات بہت جلدی ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ پاکی کا پورا خیال رکھے یعنی ہمیشہ باوضو رہے (اگر بار بار وضو کرنے میں مشقت درپیش ہو تو کم از کم تیمم کر لے)۔ کپڑے پاک صاف ہوں۔ جس جگہ وظیفہ کر رہا ہے وہ جگہ بھی پاک ہو اور رات کو جہاں سوئے وہ جگہ بھی پاک ہو بسا اوقات آدمی کو روحانیت میں کمال حاصل ہوتا ہے لیکن جگہ کی ناپاکی کی وجہ سے وہ مشاہدات سے محروم رہتا ہے، لہذا اس کا خاص خیال رکھا جائے تا کہ کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔

۲۔ ہمیشہ خوشبو کا استعمال کرے اور خوشبو بھی ایسی ہو جس سے اس کی روح کو اُنسیت ہو (گلاب کی

خوشبولگائے تو زیادہ اچھا ہے ورنہ جو بھی خوشبو اچھی لگے وہی استعمال کرے)۔

۳۔وقت کا تعین کرے یعنی روزانہ ایک وقت متعین کرکے اُسی وقت میں ذکر کرے ایسا نہ ہو کہ ایک دن صبح ذکر کیا، اگلے دن دوپہر کو، اس کے بعد شام اور پھر رات کو، کیونکہ بسااوقات وقت کے بدلتے رہنے سے روحانیت کے اسرار ورموز نہیں کھلتے ،لہٰذا اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ وقت ہمیشہ ایک ہی ہو۔

۴۔تعداد کا تعین کرے یعنی ایک تعداد متعین کرلیں اور روزانہ اسی تعداد میں اس وظیفہ کو کریں، ایسا نہ ہو کہ ایک دن دس ہزار کرے اور اگلے دن ایک ہزار بھی نہ ہو اس طرح روزانہ تعداد کے ادلنے بدلنے سے ظلمت کے حجاب نہیں چھٹتے اور بندہ مشاہدات کی پُر کیف لذتوں سے محروم رہتا ہے۔

۵۔قبلہ رو ہو کر بیٹھے، ہمیشہ کوشش کرے کہ کوئی بھی عمل کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھے۔ بزرگوں کے مشاہدات سے یہ بات ثابت ہے کہ جو سالکین قبلہ رو ہو کر اعمال کرتے ہیں وہ دوسرے سالکین کی بہ نسبت زیادہ جلدی ترقی کرتے ہیں۔

۶۔معوذتین اور آیت الکرسی پڑھ لیں، ہر عمل کے شروع میں معوذتین اور آیت الکرسی لازمی پڑھا کرے، تاکہ اپنے ازلی دشمن شیطان کے شر و وساوس سے محفوظ رہ سکے اور عمل یکسوئی و دلجمعی کے ساتھ کرتا رہے اور عمل میں استقامت بھی پیدا ہو۔

۷۔کھانے پینے میں بہت زیادہ احتیاط کرے۔

کھانے پینے کے متعلق کچھ تفصیل ہے۔

۱۔کھانا حلال ہو۔حرام یا مشکوک مال نہ ہو۔

۲۔کھانا طیّب ہو۔طیب کو سمجھنے کے لیے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

مثال ۱: برف والا سارا دن برف بیچتا ہے اور اس کے اوپر جو کپڑا ہوتا ہے رات کو اس کو سکھانے

کے لیے وہیں بچھا دیتا ہے اور کتے ساری رات اس پر سوتے بھی ہیں اور چلتے بھی رہتے ہیں اور صبح برف والا اسے دھوئے بغیر اور پاک صاف کیے بغیر دوبارہ برف کے اوپر ڈال دیتا ہے۔ اب یہ برف حلال تو ہے کہ اس کی حلال کمائی سے ہے، لیکن طیب نہیں ہے۔

مثال ۲: عام طور پر ہوٹلوں میں دیکھا گیا ہے کہ آٹا گوندتے وقت صفائی ستھرائی کا بالکل خیال نہیں کرتے، ہاتھ بھی نہیں دھوتے، گندے ہاتھوں سے آٹا گوندنا شروع کر دیتے ہیں اور ان کا پسینہ بھی سارے کا سارا آٹے میں بہتا رہتا ہے اور اکثر بیکریوں میں تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ آٹا زیادہ ہونے کی وجہ سے پاؤں سے گوندتے ہیں ایک تو یہ خود کتنا قبیح عمل ہے پھر ان کے پورے بدن کا پسینہ بھی اس میں شامل ہو رہا ہوتا ہے تو اب یہ کھانا حلال تو ہے طیب نہیں ہے۔ اسی طرح ہوٹل کے کھانوں میں لال بیگ، مکھیاں وغیرہ نکلتی رہتی ہیں اور اچار میں مینڈک وغیرہ کا نکلنا اور سموسوں میں گلے سڑے آلو کا استعمال کرنا ان سب چیزوں کی وجہ سے وہ کھانا طیب نہیں رہتا۔

۳۔ کھانے کے حوالے سے تیسری بات یہ ہے کہ کھانا بے نمازی یا ناپاک یا بے وضو کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ ہو کہ اکثر و بیشتر روحانیت کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث یہی بنتا ہے۔

۴۔ کھانے کے حوالے سے چوتھی بات یہ ہے کہ عمل کے وقت میں نہ بہت زیادہ کھانا کھایا ہوا ہو اور نہ بہت کم، تاکہ زیادہ کھانے کی وجہ سے دورانِ عمل غنودگی، پیٹ میں اضطراب، بار بار قضائے حاجت کی ضرورت نہ ہو اور کم کھانے کی وجہ سے شدتِ بھوک کی وجہ سے سارا دھیان کھانے کی طرف نہ لگا رہے اور یا اتنی کمزوری ہو جائے کہ عمل ہی نہ ہو سکے یا عمل میں دل نہ لگے۔

۸۔ ایصال ثواب: جتنا پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے: اے اللہ یہ جو کچھ آپ نے پڑھنے کی توفیق دی اس کو قبول فرما لیجیے اور اس کا ثواب عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَوَسِعَتْ رَحْمَتُكَ كُلَّ شَيْءٍ وَبِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ کے مطابق میرا یہ

تحفہ میرا یہ ہدیہ آپ اپنی شان کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر میرے مرشد تک جتنے بھی بزرگان دین ہیں ان سب کو اور خاص الخاص میرے مرشد کو اس کا ثواب پہنچا دیجیے اور میرے مرشد کی روح کو میری طرف متوجہ فرما دیجیے۔

۹۔مراقبہ یا نیند: اس کے بعد تھوڑی دیر آنکھیں بند کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں کہ یا اللہ اس عمل کے کمالات و برکات مجھ پر ظاہر فرما دے اور اگر بیٹھ نہ سکے تو اسی ارادے سے لیٹ جائے یا سو جائے۔ یاد رکھیں! اعمال ہم صرف اللہ کو راضی کرنے اور اللہ کی محبت اور اس کی معرفت کو حاصل کرنے کے لیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی غرض سے کر رہے ہیں، اگر اللہ کچھ دکھا دے تو سبحان اللہ اور اگر نہ بھی دکھائے تو یہی بات کافی ہے کہ اللہ ہمیں اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

اختتامیہ

آخر میں اس درج ذیل دعا کے ساتھ رسالہ کو ختم کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالی اس رسالہ کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اس کو ساری امت کے لئے نافع بنائے اور اس تسبیح کے فوائد و برکات سب میں عام فرمائے اور ہماری اور ساری امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیوی اور اخروی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ، اِقْضِ حَاجَاتِنَا وَحَاجَاتِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ اے لوگوں کی حاجات وضروریات کو پورا کرنے والے اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی ضروریات کو اپنے غیب سے پورا فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ، اِشْفِ مَرْضَانَا وَمَرْضیٰ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ اے بیماریوں سے شفا دینے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے بیماروں کو شفا عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِرْحَمْنَا وَارْحَمْ جَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے اللہ! ہمارے اوپر اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما دیجیے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَاحِمَ الْأَمْوَاتِ اِرْحَمْ مَوْتَانَا وَمَوْتیٰ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ اے میتوں پر رحم کرنے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے میتوں پر رحم فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا کَافِيَ الْمُھِمَّاتِ اِکْفِ مُھِمَّاتِنَا وَمُھِمَّاتِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ اے لوگوں کے معاملات میں کافی ہو جانے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے معاملات کے لئے کافی ہو جا۔

اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ اِدْفَعْ بَلَایَانَا وَبَلَایَا جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے مصیبتوں کو دور کرنے والے اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی مصیبتوں کو دور فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ، حَلِّلْ مُشْکِلَاتِنَا وَمُشْکِلَاتِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے لوگوں کی مشکلوں کو حل کرنے والے اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی مشکلوں کو حل فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ، اِرْفَعْ دَرَجَاتِنَا وَدَرَجَاتِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے درجات کو بلند کرنے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے درجات کو بلند فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا غَافِرَ الزَّلَّاتِ، اِغْفِرْ زَلَّاتِنَا وَزَلَّاتِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے لغزشوں کو معاف کرنے والے اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی لغزشوں کو معاف فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ، اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَذُنُوْبَ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے گناہوں کو بخشنے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کو بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ یَا ھَادِی الْقُلُوْبِ، اِھْدِ قُلُوْبَنَا وَقُلُوْبَ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے دلوں کو سیدھی راہ دکھانے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو سیدھی راہ دکھا۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُنَوِّرَ الْقُلُوْبِ، نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَقُلُوْبَ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے دلوں کو منور کرنے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا وَقُلُوْبَ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے دلوں کو جمانے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپنے دین پر جما دے۔

اَللّٰھُمَّ یَا کَاشِفَ الْقُلُوْبِ، اِکْشِفْ قُلُوْبَنَا وَقُلُوْبَ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ اے دلوں کے حجاب کو کھولنے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے دلوں کے حجاب کو اپنے خاص فضل و کرم سے کھول دے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُجَلِّیَ الْقُلُوْبِ، جَلِّ قُلُوْبَنَا وَقُلُوْبَ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ اے دلوں کو چمکانے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے دلوں اپنے خاص نور سے چمکا دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ دعا یاد کروائی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيْهِ لِيْ خَيْرًا.

ترجمہ: یا اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائیوں کی دعا مانگتا ہوں جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا طالب ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے طلب کی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ چاہی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور ہر اس قول و عمل کا بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور ہر اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر وہ حکم جس کا تو نے میرے لیے فیصلہ کیا ہے بہتر کر دے۔

اس روایت کو احمد نے (24498)، اور ابن ماجہ: (3846) میں روایت کیا ہے، نیز البانی نے اسے صحیح الجامع (1276) میں صحیح قرار دیا ہے۔